16واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعرات 21 نومبر 2019

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

خانیوال: سمال انڈسٹریل اسٹیٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1427: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خانیوال میں کتنی سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کہاں کہاں پر قائم ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ خانیوال شہر میں واقع سمال انڈسٹریل اسٹیٹ جو کہ 20 سال پہلے قائم کی گئی اس کی چار دیواری نہ ہے؟

(ج) خانیوال کی اس سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کا کتنا رقبہ ہے وہاں پر کتنے پلاٹ کس کس سائز کے ہیں اور ان پلاٹس کو الاٹ کروانے کا کیا طریق کار ہے؟

(د) کیا سمال انڈسٹریل اسٹیٹ میں ایسی فیکٹری لگانے کی اجازت دی جاتی ہے جو کہ بیٹری کا سکہ پگھلاتی ہیں اگر جواب نہ ہے تو ان فیکٹروں کے لئے کیا قانون ہے اور محکمہ ان کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کرتا؟

(تاریخ وصولی 25 جنوری 2019 تاریخ ترسیل 29 مئی 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) ضلع خانیوال میں دو سمال انڈسٹریز اسٹیٹس قائم ہیں۔

1۔ سمال انڈسٹریز اسٹیٹ میاں چنوں۔

2۔ سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال۔

سمال انڈسٹریز اسٹیٹ میاں چنوں

سمال انڈسٹریز اسٹیٹ میاں چنوں کا قیام سال 1988-89 میں سیلف فنانس سکیم کے تحت اس وقت کے صوبائی وزیر صنعت جناب غلام حیدر وائیں صاحب کی ہدایت کے مطابق عمل میں لایا

گیا۔ جس کا کل رقبہ 565K-2M ہے۔ زمین گورنمنٹ آف پنجاب کی جانب سے فری آف کاسٹ مہیا کی گئی اور اس وقت پراجیکٹ کی ٹوٹل کاسٹ 10.975 M مختص کی گئی تھی۔ سمال انڈسٹریز اسٹیٹ میاں چنوں میں SIE میاں چنوں کی تکمیل سال 93-1992 میں ہوئی۔ پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے لیے پہلے آیئے پہلے پایئے کے تحت مختلف اخبارات میں اشتہارات دیے گئے تاہم تحصیل میاں چنوں کے رہائشیوں کو ترجیحی بنیادوں پر قرعہ اندازی کے ذریعے پلاٹ الاٹ کیے گئے۔ سمال انڈسٹریز اسٹیٹ میاں چنوں میں پلاٹس کی کل تعداد 157 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

A کیٹیگری	2 کنال	60 پلاٹ
B کیٹیگری	1 کنال	63 پلاٹ
C کیٹیگری	10 مرلہ	34 پلاٹ
	ٹوٹل	157 پلاٹ

سمال انڈسٹریز اسٹیٹ میاں چنوں میں درج ذیل سہولیات میسر ہیں:

1) سڑکیں 2) بجلی 3) سیوریج 4) واٹر سپلائی 5) سوئی گیس

سمال انڈسٹریز اسٹیٹ میاں چنوں میں اس وقت کل پراجیکٹ کی تعداد 42 ہے جو کہ 74 پلاٹ پر محیط ہیں۔ ان میں سے 26 پراجیکٹ چالو ہیں جبکہ 16 پراجیکٹ چالو نہ ہیں۔

سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال

سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال کا قیام سال 91-1990 میں سیلف فنانس سکیم کے تحت سابقہ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب غلام حیدر روائیں صاحب کی ہدایت کے مطابق عمل میں لایا گیا جو کہ 520 کنال پر محیط ہے اور اس سلسلہ میں گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے زمین فری آف

کاسٹ مہیا کی گئی جس کا باقاعدہ طور پر اخباری اشتہار جون 1991 میں پہلے آیئے پہلے پایئے کے تحت دیا گیا۔ پراجیکٹ کی ٹوٹل کاسٹ 28.306M مختص کی گئی جو کہ بعد ازاں Revised ہو کر 34.276-M ہو گئی۔ مذکورہ اسٹیٹ کی تکمیل سال 03-2002 میں ہوئی۔ نیز سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال میں درج ذیل سہولیات میسر ہیں۔

1) سڑکیں 2) بجلی 3) سیوریج

(ب) یہ درست ہے کہ سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال کا قیام 91-1990 میں عمل میں لایا گیا اور اس کی تکمیل سال 03-2002 میں ہوئی نیز یہ حقیقت ہے کہ سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال کی چاردیواری تاحال نہ ہے۔ مزید براں تحریر ہے کہ خانیوال اسٹیٹ میں Upgradatioin of Infrastructure کی مد میں چاردیواری، سیوریج لائن، واٹر سپلائی اور سڑکوں کی مرمت کے لیے محکمہ ہذا کی طرف سے مبلغ -/8,96,08,722 روپے کا ٹینڈر نوٹس جاری ہو چکا ہے۔ جس کی وصولی کی تاریخ 07.05.2019 ہے اور مدت تکمیل 9 ماہ رکھی گئی ہے۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی ہے)

(ج) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال کا کل رقبہ 520 کنال ہے۔ جس میں پلاٹس کی کل تعداد 313 ہے۔ جن میں سے 289 پلاٹس کی بکنگ / الاٹمنٹ ہو چکی ہے۔ اور 24 پلاٹ خالی ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

کیٹیگری	سائز	بکنگ / الاٹمنٹ	خالی پلاٹ	کل پلاٹ
A	2 کنال	102 پلاٹ	01 پلاٹ	103
B	1 کنال	149 پلاٹ	13 پلاٹ	162
C	10 مرلہ	38 پلاٹ	10 پلاٹ	48

	ٹوٹل	289پلاٹ	24پلاٹ	313

سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال میں پلاٹ کی بکنگ / الاٹمنٹ کے لئے پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر مختلف اخبارات میں اشتہار دیئے گئے۔ بعد ازاں قرعہ اندازی کے ذریعے پلاٹ الاٹ کیے گئے۔ تاہم خانیوال میں جو 24 پلاٹ خالی ہیں ان کی الاٹمنٹ مراسلہ نمبری PSIC/EM/Policy-Matters-46/222 مورخہ 06.07.2012 کی روشنی میں Open Auction Policy 2002 کے مطابق کی جائے گی۔

(د) بیٹریوں کا سکہ پگھلائی کا یونٹ سمال انڈسٹریز اسٹیٹس کی Negative list of Industries میں نہ ہے۔ تاہم ایسے تمام یونٹ جو Negative list of Industries میں شامل نہ ہیں لیکن ماحول کی آلودگی کا سبب بنتے ہیں وہ محکمہ تحفظ ماحولیات پنجاب سے NOC لے کر لگائے جاسکتے ہیں۔ مزید براں آگاہ کیا جاتا ہے کہ سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال میں اس وقت کل 24 پراجیکٹس لگے ہوئے ہیں اور 8 چالو پراجیکٹ ہیں۔ جہاں تک سکہ ڈھلائی کے پراجیکٹس کی بات ہے اس سلسلہ میں تحریر ہے کہ SIE خانیوال میں 4 غیر قانونی سکہ ڈھلائی کے یونٹ لگے ہوئے تھے جن کے خلاف محکمہ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن اور محکمہ تحفظ ماحولیات نے باہمی کارروائی کرتے ہوئے ان یونٹ کو Seal کر دیا اور فی الوقت کوئی سکہ ڈھلائی کا یونٹ کام نہیں کر رہا۔ نیز محکمہ کی جانب سے سکہ ڈھلائی کا کام کرنے والے پلاٹ الاٹیوں کو نوٹس جاری کئے گئے ہیں کہ وہ تمام قانونی تقاضے پورے کریں اور محکمہ تحفظ ماحولیات پنجاب کا NOC مہیا کریں، بصورت دیگر پلاٹ کی الاٹمنٹ منسوخ کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جولائی 2019)

ساہیوال: کنزیومر کورٹ میں ججز کی عرصہ تعیناتی اور بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*1431: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں کنزیومر کورٹ کب بنی، اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں آج تک کنزیومر کورٹ کے کتنے جج تعینات رہے ان کا عرصہ تعیناتی بتائیں؟

(ب) جب سے کنزیومر کورٹ ساہیوال کا آغاز ہوا کتنے کیسز آئے، کتنے کیسوں کا فیصلہ ہوا اور کتنے زیر التواء ہیں، تفصیل بتائیں؟

(ج) کنزیومر کورٹ ساہیوال میں تعینات عملہ کا گریڈ اور عرصہ تعیناتی بتائیں؟

(د) کنزیومر کورٹ ساہیوال کا دفتر کہاں پر واقع ہے کیا اس کی سرکاری بلڈنگ ہے یا کرایہ پر ہے کیا یہ رہائشی علاقہ میں ہے یا کمرشل ایریا میں ہے اگر عمارت کرایہ پر ہے تو کن شرائط و ضوابط پر ہے، اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 25 جنوری 2019 تاریخ ترسیل 29 مئی 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) ڈسٹرکٹ کنزیومر کورٹ ساہیوال، ساہیوال ڈویژن کے تمام اضلاع بشمول اوکاڑہ و پاکپتن شریف کیلئے کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 2005 کے تحت بنائی گئی۔ جس نے 2006 سے باقاعدہ ساہیوال ڈویژن میں اپنا کام شروع کیا۔

(اغراض و مقاصد)

ڈسٹرکٹ کنزیومر کورٹ صارف کو مندرجہ ذیل شکایات کے ازالہ کرنے کے لیے بنائی گئی ہے:-

جب صارف کسی بھی پروڈکٹ، سروس یا مینوفیکچرنگ سے مطمئن نہ ہو اور کوئی بھی شکایت ہو۔

#غیر معیاری زائد المیعاد، غلط اشتہاز بازی سے ناقص اشیاء کی فروخت کی گئی ہو جس سے صارف کو نقصان ہو۔

#کاروبار کی جگہ ریٹ لسٹ نمایاں طور پر آویزاں نہ کی گئی ہو۔ تمام اشیاء کی گارنٹی / وارنٹی کے متعلق کوئی بھی شکایت ہو۔

#پیک شدہ اشیاپر تاریخ تیاری، اور Expiry، اجزائے ترکیبی درج نہ ہو۔

#اداروں، فرمز یا فرد واحد کی نامناسب سروس کے باعث نقصان یا پریشانی اٹھانا پڑے۔

#خریداری پر رسید کی عدم فراہمی یا رسید پر خریداری کی تاریخ تفصیل اشیاء، مقدار، قیمت اور دکاندار کا نام و پتہ درج نہ ہو۔

#خریداری سے پہلے مصنوعات اور اداشدہ رقم کی واپسی کی پالیسی کی عدم فراہمی۔

#خریدار کو مصنوعات کی وارنٹی، ساخت، نمونہ اور مناسب وارننگ نہ دی گئی ہو۔

ڈسٹرکٹ کنزیومر کورٹ ساہیوال کے ججز کی تعداد اور عرصہ تعیناتی درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج پرائزیڈنگ آفیسر ڈسٹرکٹ کنزیومر کورٹ ساہیوال	عرصہ تعیناتی
1	جناب افتخار احمد خاں صاحب	01-01-2007تا09-05-2007
2	جناب ذوالفقار خاں ناصر صاحب	23-07-2007تا23-07-2008
3	جناب صلاح الدین صاحب	23-07-2008تا30-09-2008
4	جناب خالد محمود صاحب	04-03-2009تا28-01-2011
5	جناب ملک پیر محمد عادل صاحب	14-02-2011تا14-10-2011
6	جناب طاہر پرویز صاحب	14-10-2011تا15-05-2013
7	جناب محمد امجد پرویز صاحب	25-07-2013تا12-11-2014

8	جناب اکرام اللہ صاحب	17-11-2014 تا 29-08-2015
9	جناب محمد امجد پرویز صاحب	21-09-2015 تا 15-05-2016
10	جناب تنویر احمد شیخ صاحب	13-08-2016 تا حال

(ب) 2483 کیسز درج ہوئے

2074 کیسز کے فیصلے ہوئے

409 زیر التواء کیسز

83.52 فی صد کیسز کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

(درج بالا تفصیلات کیسز 2007 تا 31 مارچ 2019 تک ہے۔)

(ج) کنزیومر کورٹ ساہیوال میں تعینات عملہ کا گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عملہ کا موجودہ گریڈ	عرصہ تعیناتی
1	ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج / پرائزیڈنگ آفیسر۔ BPS-21	13-08-2016
2	رجسٹرار BPS-17	18-08-2006
3	پرائیوٹ سیکرٹری BPS-17	11-10-2006
4	اسسٹنٹ BPS-16	14-07-2007
5	سٹینو گرافر BPS-15	Vacant
6	سینئر کلرک BPS-14	06-09-2006
7	جونیئر کلرک BPS-11	23-07-2008
8	جونیئر کلرک BPS-11	25-10-2017

9	ڈرائیور BPS-05	14-07-2007
10	مسینجر BPS-03	28-08-2006
11	نائب قاصد BPS-03	28-11-2006
12	نائب قاصد BPS-03	08-09-2011
13	چوکیدار BPS-02	11-01-2008
14	سوئیپر BPS-02	28-08-2006

(د) ڈسٹرکٹ کنزیومر کورٹ ساہیوال C-36 فرید ٹاؤن ساہیوال میں واقع ہے۔ ڈسٹرکٹ کنزیومر کورٹ ساہیوال کی یہ بلڈنگ سرکاری نہ ہے۔ یہ بلڈنگ کرایہ پر ہے۔ اور یہ رہائشی علاقہ میں واقع ہے۔ مزید براں کنزیومر کورٹ کی سرکاری عمارت (واقع فرید ٹاؤن، عقب کمپری ہینسو سکول نزد دفتر ڈائریکٹر اینٹی کرپشن) تعمیر کے آخری مراحل میں ہے۔ تعمیراتی کام مکمل ہوتے ہی کنزیومر کورٹ مذکورہ عمارت میں منتقل ہو جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 26 جون 2019)

گوجرانوالہ: فیکٹریوں میں بوائلز پھٹنے کے واقعات سے متعلقہ تفصیلات

*1606: چودھری اشرف علی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ ریجن بھر کی فیکٹریوں میں 366 کے قریب خطرناک بوائلر نصب ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 3 سالوں میں بوائلر پھٹنے کے واقعات میں 40 افراد ہلاک اور 175 زخمی ہو چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 100 کے قریب بوائلر کی مدت ختم ہو چکی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعدد فیکٹریوں میں 1903 سے نصب بوائلر خستہ حال ہیں کیونکہ بوائلر کی مدت تقریباً 60 سال تک ہوتی ہے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت خطرناک اور خستہ حال بوائلر کے تدارک اور مزدوروں کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیلات سے فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 19 فروری 2019 تاریخ ترسیل 23 اپریل 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) یہ درست نہ ہے۔ گوجرانوالہ ریجن میں کوئی بھی بوائلر خطرناک حالت میں نصب نہیں ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ پچھلے 3 سالوں میں گوجرانوالہ سرکل میں بوائلر کا کوئی بڑا حادثہ رونما نہیں ہوا اور نہ ہی کسی انسانی جان کا نقصان ہوا ہے۔ البتہ ستمبر 2015 میں ایک صنعتی یونٹ البدر 313 گکھڑ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں ایک صنعتی حادثہ ہوا جس میں تقریباً اٹھارہ لوگ جاں بحق ہو گئے۔ لیکن یہ حادثہ بھی بوائلر کا نہیں تھا۔ بلکہ فیکٹری کے پراسس ہاؤس میں گیس کی لیکج کی وجہ سے ہوا۔ پنجاب حکومت نے اُس کی انکوائری کے لئے چیف منسٹر انسپکشن ٹیم (CMIT) کو مقرر کیا تھا جس نے اپنی تحقیقات میں پراسس ہاؤس میں گیس کی لیکج کو حادثے کی وجہ قرار دیا۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ آفس ریکارڈ کے مطابق گوجرانوالہ سرکل میں زائد المیعاد بوائلرز کی تعداد 100 کے قریب نہیں ہے بلکہ ستائیس (27) ہے۔ ان تمام فیکٹریوں کو فروری / مارچ 2018 میں اُن بوائلرز کو فی الفور بند کر دینے کے نوٹسز جاری کئے گئے اور محکمہ ہذا نے ان میں سے پچیس 25 (بوائلرز کو سیل) مہر بند (کر دیا جبکہ باقی دو (2) بوائلرز مالکان کے خلاف عدالتی کارروائی کا عمل شروع ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ 1903 کا کوئی بوائلر نہ صرف گوجرانوالہ سرکل بلکہ پورے صوبہ پنجاب میں نصب نہیں ہے۔

(ہ) جزوہائے بالا کا جواب نفی میں ہے۔ تاہم حکومت کسی بھی قسم کے حادثہ سے بچاؤ اور مزدوروں کی جان و مال کے تحفظ کے لئے تمام ضروری اقدامات کرتی ہے جن میں قانون کے مطابق ہر بوائلر کی باقاعدگی کے ساتھ سالانہ انسپکشن کی جاتی ہے۔ انسپکشن کرتے وقت اُس کا تفصیلی معائنہ کیا جاتا ہے اور اگر اُن کی حالت تسلی بخش ہو تو اُن کو آپریشنل سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے۔ جبکہ جن بوائلرز کی حالت تسلی بخش نہ ہو اُن کو مرمت / تبدیلی کا نوٹس جاری کیا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض بوائلرز کے مختلف حصوں کی لیبارٹری سے نان ڈسٹرکٹو ٹیسٹنگ (NDT) کروائی جاتی ہے۔ اور بعض بوائلرز کی بقایا عمر کے تعین کے لئے حکومت سے منظور شدہ تھرڈ پارٹیز سے انسپیکشن کروائی جاتی ہے۔ اور مطلوبہ مرمت یا تبدیلی کے بعد سرٹیفکیٹ جاری ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ فیکٹریوں میں بوائلرز کے محفوظ آپریشن اور نگہداشت کے لئے اہل بوائلر انجینئرز بھی تعینات کئے جاتے ہیں۔ بوائلر انجینئرز کے بغیر بوائلر کو چلانے کی اجازت نہیں ہے۔ بوائلر انجینئرز سارا

سال ہمہ وقت بوائلرز پر ڈیوٹی کرتے ہیں اور بوائلرز کے محفوظ آپریشن، کمبسچن، پانی کی مقدار اور تیار شدہ بھاپ کو متعلقہ مشینری تک پہنچانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ بوائلر سے پیدا ہونے والی فضائی آلودگی کی روک تھام بھی کرتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جون 2019)

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی پی 120 رجانہ میں گرلز اور بوائز کیلئے فنی تعلیمی ادارہ کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*1654: جناب محمد ایوب خاں: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹیوٹا کے زیر انتظام کتنے گرلز و بوائز فنی تعلیم کے ادارے کون کون سے موجود ہیں نیز اداروں میں کون سے شعبے / سبجیکٹس کی تعلیم دی جا رہی ہے؟

(ب) کیا محکمہ ضلع میں فنی تعلیمی اداروں کو مزید اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ نوجوان نسل ہنر سیکھ کر برسر روزگار ہو سکے؟

(ج) کیا حلقہ پی پی 120 کے علاقہ رجانہ میں گرلز و بوائز کے لئے کوئی تعلیم کا ادارہ کام کر رہا ہے اگر نہیں تو محکمہ موجودہ مالی سال 19-2018 میں رجانہ میں فنی تعلیمی ادارہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 19 فروری 2019 تاریخ ترسیل 23 اپریل 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹیوٹا کے زیر انتظام کل آٹھ ادارے کام کر رہے ہیں۔ جن میں 3 گرلز اور 5 بوائز کے لئے فنی تعلیم کے ادارے ہیں ان اداروں میں جن جن شعبوں میں تعلیم وتربیت دی جا رہی ہے ان کی ادارہ وائز تفصیل (تتمیہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹیوٹا پہلے ہی علاقہ کی ضروریات کے مطابق اپنے اداروں میں کورسز کروا رہا ہے فی الفور اداروں کو مزید اپ گریڈ نہیں کیا جا رہا ہے۔

(ج) جی نہیں ٹیوٹا کا کوئی ادارہ حلقہ پی پی 120 رجانہ میں کام نہیں کر رہا ہے اس کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

ا۔ رجانہ سنٹرل پوائنٹ ہے۔ ٹوبہ، کمالیہ، پیر محل تینوں تحصیلوں کا تقریباً 15 کلو میٹر کا فاصلہ ہے۔

۲۔ رجانہ میں ایک مردانہ اور ایک زنانہ فیڈنگ ہائیر سیکنڈری سکول ہے اور ایک ایلیمنٹری سکول ہے۔

۳۔ رجانہ چونکہ نہ ہی تحصیل ہے اور نہ ہی سب تحصیل اور Uncovered تحصیل کے زمرے میں بھی نہیں آتا۔

۴۔ حلقہ پی پی 120 کے طلباء اور طالبات کی فنی تعلیم کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ٹیوٹا کے مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں۔

1۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ

2۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، کمالیہ

3۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ

4۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، کمالیہ

5۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر، پیر محل

6۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، کمالیہ

(تاریخ وصولی جواب 20 جون 2019)

ٹیوٹا ہیڈ آفس میں ڈپٹی جنرل مینجر (کواپریٹو) افیئرز کی اسامی کیلئے تعلیمی قابلیت اور تجربہ سے متعلقہ تفصیلات

*1793: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹیوٹا ہیڈ آفس لاہور میں ڈپٹی جنرل مینجر (کوآپریٹو) افیئرز کی کتنی اسامیاں ہیں؟

(ب) ڈپٹی جنرل مینجر کی اسامی کس گریڈ کی ہے اس پر تعیناتی کے لئے تعلیم اور تجربہ کیا ہونا چاہئے؟

(ج) ہیڈ آفس ٹیوٹا میں ان اسامیوں پر تعینات آفیسرز کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(د) کیا جو آفیسر زان اسامیوں پر تعینات ہیں وہ تمام Codel Formalities پوری کرتے ہیں؟

(ہ) کیا جو ملازمین کم عہدہ / گریڈ کے ہیں ان کو ان کے اصل عہدہ پر تعینات کرنے کے لئے حکومت ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 4 مارچ 2019 تاریخ ترسیل 28 مئی 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) ٹیوٹا ہیڈ آفس لاہور میں ڈپٹی جنرل مینجر (کارپوریٹ افیئرز) کی ایک اسامی ہے۔

(ب)ڈپٹی جنرل منیجر کی اسامی 20 گریڈ کی ہے اور اس کے لیے مطلوبہ تعلیمی قابلیت متعلقہ شعبہ میں ماسٹر ڈگری یا انجینئرنگ میں بیچلر ڈگری اور 6 سال کا متعلقہ شعبہ میں تجربہ درکار ہے

(ج)ہیڈ آفس میں اس اسامی پر مسماۃ عائشہ قاضی، اسسٹنٹ پروفیسر گریڈ 18 جنکی تعلیمی قابلیت ایم اے انگلش ہے، تعینات ہیں۔

(د)مسماۃ عائشہ قاضی کو عارضی طور پر اس اسامی پر تعینات کیا گیا ہے اور اس اسامی پر مستقل بنیاد پر تعیناتی تمام (Codal Formalities) پوری کرنے کے بعد کی جائے گی۔

(ہ)جی ہاں! مگر بعض اوقات متعلقہ شعبہ میں مطلوبہ آفیسرز کی کمی کی صورت میں کم گریڈ کے تجربہ کار آفیسر کو ادارہ کے وسیع تر مفاد میں تعینات کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 جون 2019)

صوبہ میں ضلعی سطح پر کنزیومر کورٹس کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*1832: چودھری اشرف علی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)صوبہ کے کن کن اضلاع میں کنزیومر کورٹس کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے اور کون کونسے اضلاع میں ابھی تک کنزیومر کورٹس کا قیام عمل میں نہیں لایا جا سکا؟

(ب) کن کن اضلاع کی کنزیومر کورٹس دوسرے اضلاع میں مہینے میں کتنی بار کیمپ آفس لگاتی ہیں؟

(ج) کنزیومر کورٹس پنجاب کے افسران و ملازمین کو آخری بار کب ریگولرائز کیا گیا اور کیا حکومت باقی ماندہ افسران و ملازمین کو بھی ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 4 مارچ 2019 تاریخ ترسیل 28 مئی 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) کنزیومر کورٹس پنجاب کے 17 اضلاع میں کام کر رہی ہے۔ مالی سال 06-2005 میں ابتدائی طور پر گیارہ اضلاع لاہور، سیالکوٹ، ساہیوال، سرگودھا، راولپنڈی، گجرات، ملتان، گوجرانوالہ، بہاولپور، فیصل آباد اور ڈی جی خان میں عمل میں لایا گیا۔ سال 16-2015 میں چھ مزید اضلاع منڈی بہاؤالدین، میانوالی، رحیم یار خان، بہاولنگر، لیہ اور بھکر میں کنزیومر کورٹس قائم کی گئیں۔

باقی ماندہ 19 اضلاع اٹک، چکوال، حافظ آباد، جہلم، نارووال، ننکانہ صاحب، قصور، شیخوپورہ، اوکاڑہ، پاکپتن، وہاڑی، خانیوال، لودھراں، راجن پور، مظفر گڑھ، خوشاب، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ اور چنیوٹ کا ابھی تک کنزیومر کورٹس کا قیام عمل میں نہیں لایا جا سکا۔

(ب) لاہور ھائی کورٹ لاہور کے حکم کے تحت درج ذیل کنزیومر کورٹس اپنے ملحقہ اضلاع میں کیمپ آفس لگاتی ہیں:۔

1 کنزیومر کورٹ گجرات مہینے میں چار مرتبہ ضلع جہلم میں کیمپ آفس لگاتی ہیں۔

2 کنزیومر کورٹ گوجرانوالہ مہینے میں چار مرتبہ ضلع حافظ آباد میں کیمپ آفس لگاتی ہیں۔

3 کنزیومر کورٹ راولپنڈی مہینے میں دو مرتبہ ضلع اٹک اور دو مرتبہ ضلع چکوال میں کیمپ آفس لگا تی ہیں۔

4 کنزیومر کورٹ ساہیوال مہینے میں چار مرتبہ ضلع پاکپتن اور چار مرتبہ ضلع اوکاڑہ میں کیمپ آفس لگاتی ہیں۔

5 کنزیومر کورٹ ڈی جی خان مہینے میں دو مرتبہ ضلع مظفر گڑھ میں کیمپ آفس لگاتی ہیں۔

6 کنزیومر کورٹ فیصل آباد مہینے میں ایک ایک مرتبہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ اور چنیوٹ میں کیمپ آفس لگاتی ہیں۔

7 کنزیومر کورٹ سیالکوٹ مہینے میں چار مرتبہ ضلع نارووال میں کیمپ آفس لگاتی ہیں۔

8 کنزیومر کورٹ ملتان مہینے میں دو مرتبہ ضلع وہاڑی اور ایک ایک مرتبہ ضلع لودھراں اور خانیوال میں کیمپ آفس لگاتی ہیں۔

9 کنزیومر کورٹ لاہور مہینے میں دو مرتبہ ضلع قصور میں کیمپ آفس لگاتی ہیں۔

(ج)مارچ 2013 میں حکومت نے ایک Notification جاری کیا جس کے تحت سکیل 1 سے 15 تک کے کنزیومر کورٹس کے تمام ملازمین کو مستقل کر دیا گیا ہے جبکہ اسی Notification کی شق (C) کے تحت سکیل 16 اور اس سے اوپر کے سکیل والے کنزیومر کورٹس کے 17 آفیسرز جنہیں متعلقہ سلیکشن کمیٹی نے سروس رولز کے مطابق بھرتی کیا انھیں پنجاب پبلک سروس کمیشن میں ان کی موزونیت برائے مستقل تعیناتی کیلئے بھیجا جانا تھا۔ لیکن کنزیومر کورٹس کے کنٹریکٹ آفیسرز نے اس نوٹیفکیشن کے تحت اپنا کیس برائے مستقل تعیناتی بھیجنے کی بجائے 3 دفعہ سمری برائے وزیر اعلیٰ پنجاب ارسال کی مگر ریگولیشن ونگ نے سمری کو ہر دفعہ مسترد کر دیا۔

2014 میں ان 17 کنٹریکٹ آفیسران نے 2013 کی پالیسی لاہور ہائیکورٹ میں چیلنج کر دی جو کہ اب تک زیر التوا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 20 جون 2019)</u>

سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام کالجوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1882: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے کتنے کالج کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں کس کس Skill میں کہاں کہاں تک تعلیم دی جاتی ہے۔

(ج) ان کالجوں میں اس وقت کتنے طالب علم زیر تعلیم ہیں۔

(د) ان کالجوں میں کون کونسی مشینری یا آلات کی ضرورت ہے۔

(ہ) اس وقت ان کالجوں میں ٹیچنگ سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی ہیں۔

(و) ان کالجوں کی کارکردگی سال 2018 اور 2019 کی بتائیں۔

(تاریخ وصولی 8 مارچ 2019 تاریخ ترسیل 3 جون 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام چلنے والے کل ٹیکنیکل اداروں کی تعداد 17 ہے جن کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام ٹیکنیکل اداروں میں جن جن سکلز (Skills) میں تعلیم و تربیت دی جارہی ہے اسکی تفصیل (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)ان کالجوں میں اس وقت ۳۵۰۰ طلباء وطالبات تعلیم وتربیت حاصل کررہے ہیں جن کی ادارہ وائز تفصیل (تتمہ ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام چلنے والے ٹیکنیکل اداروں میں جس جس مشینری وآلات کی ضرورت ہے اسکی تفصیل (تتمہ د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام چلنے والے مختلف ٹیکنیکل اداروں میں 108 ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل (تتمہ ح)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(و) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں کی کارکردگی نتائج کی بنیاد پر برائے سال 2018 میں 86٪ اور سال 2019 میں 92٪ ہے جسکی ادارہ وائز تفصیل (تتمہ خ)۔ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اگست 2019)

سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*1883: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے تحت کون کون سے ادارے کام کررہے ہیں؟

(ب)ان اداروں میں کون کونسی سکلز میں تعلیم ومہارت دی جاتی ہے۔

(ج)ان اداروں میں کس کس شعبہ کے طلباء کو وظیفہ دیا جاتا ہے۔

(د) کیا حکومت تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں مزید ایسے ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک۔

(تاریخ وصولی 8 مارچ 2019 تاریخ ترسیل 3 جون 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے تحت کل 17 ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام ٹیکنیکل اداروں میں 49 سکلز (Skills) میں تعلیم و مہارت دی جا رہی ہے اسکی تفصیل (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام ٹیکنیکل اداروں میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کو ٹیوٹا کی طرف سے کس قسم کا وظیفہ نہیں دیا جاتا ہے۔

(د) ٹیوٹا کے زیر انتظام تحصیل بھلوال میں گورنمنٹ ٹیکنکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ بھلوال اور گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ خواتین بھلوال ووکیشنل تعلیمی مہارت فراہم کر رہے ہیں۔ ٹیوٹا کے زیر انتظام تحصیل بھیرہ میں گورنمنٹ ٹیکنکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ بھیرہ ووکیشنل تعلیمی مہارت فراہم کر رہا ہے۔ تحصیل بھلوال بھیرہ میں ٹیوٹا کے زیر انتظام موجودہ ادارے ووکیشنل تعلیم کی ضرورت کو احسن طریقے سے پورا کر رہے ہیں۔ فی الحال تحصیل بھلوال اور بھیرہ میں کوئی نئے ادارے کھولنے کی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب20جون2019)

فیصل آباد: گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (فارمن) کے رقبہ، بجٹ اور سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*1895: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (فارمن) سمن آباد فیصل آباد کب قائم ہوا تھا؟

(ب)اس کالج کا کل رقبہ کتنا ہے۔اس کالج کا سال17-2016، 18-2017اور 19-2018 کا بجٹ مدوائز بتائیں؟

(ج)اس کالج میں اساتذہ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں نیز کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د)اس کالج میں کس کس skill فیکلٹی کی تعلیم دی جاتی ہے۔

(ہ)کلاس وائز داخل طالب علموں کی تعداد کتنی ہے اوران سے ماہانہ / سالانہ کتنی فیس لی جاتی ہے اور کتنے طالب علموں کو فیس معاف کی گئی ہے۔

(و)اس کالج کی Labs کتنی ہیں اوراس میں کون کونسی سی اشیاء / مشینری ہے۔

(ز)اس کالج کی Labs اور کورسز کی اپ گریڈیشن کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور ان کے لئے کون کون سی اشیاء خرید کی جارہی ہیں۔

(تاریخ وصولی8مارچ2019 تاریخ ترسیل3جون2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (فارمن) سمن آباد فیصل آباد 1966 میں قائم ہوا تھا۔

(ب) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (فارمن) سمن آباد فیصل آباد کا کل رقبہ 258 کنال 15 مرلہ 3 سرسائیاں ہے۔ اس کالج کا سال 17-2016، 18-2017 اور 19-2018 کا بجٹ مدوائز (تتمیہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس کالج میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 127 ہے جس میں سے 108 اسامیاں پر (Filled) ہیں اور نان ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 143 ہے جس میں سے 84 اسامیاں پر (Filled) ہے، عہدہ اور گریڈ وائز خالی اسامیوں کی تعداد (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس کالج میں جس جس Skill میں تعلیم دی جاتی ہے اس کی تفصیل (تتمہ ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، فیصل آباد میں اس وقت داخل طالب علموں کی مجموعی تعداد 4313 ہے۔ جس کی کلاس وائز تفصیل (تتمہ د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تین سالہ DAE میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء سے درج ذیل فیس وصول کی جاتی ہے۔

سالانہ فیس مارننگ شفٹ -/10782

سالانہ فیس سیکنڈ شفٹ -/16860

مستحق زیر تعلیم طلباء کو قواعد و ضوابط کے مطابق درج ذیل طلباء کی فیس معاف کی گئی۔

کل مستحق طلباء جن کی مکمل فیس معاف کی گئی =58

کل مستحق طلباء جن کی آدھی فیس معاف کی گئی =114

(و) کالج ہذا میں مختلف ٹیکنالوجیز کی کل لیبز (Labs) کی تعداد 44 ہے جبکہ اس میں استعمال ہونے والی مشینری اور اشیاء کی فہرست (تتمیہ ح) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) کالج ہذا کی لیبز کو اپ گریڈیشن کرنے کیلئے جس جدید مشینری کی خرید کرنی مقصود ہے اس کی تفصیل (تتمیہ خ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کیلئے مبلغ 217.58 ملین روپے کا بجٹ برائے منظوری کے پراسس میں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 جون 2019)

صوبہ بھر میں پرائس کنٹرول کمیٹیوں کے قیام اور مجسٹریٹس کی طرف سے کئے گئے چالان سے متعلقہ تفصیلات

*1970: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں بڑھتی ہوئی اشیاء خورد و نوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے پرائس کنٹرول کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں؟

(ب) شہر لاہور میں کتنے پرائس کنٹرول مجسٹریٹ کام کر رہے ہیں۔

(ج) شہر لاہور میں پچھلے چھ ماہ میں پرائس کنٹرول مجسٹریٹوں نے کل کتنے چالان کئے اور کتنا جرمانہ کیا۔

(د) شہر لاہور کے گلی محلوں میں قائم سٹور پر من مانی قیمتوں کی روک تھام کے لئے محکمہ کیا کارروائی کرتا ہے۔

(تاریخ وصولی 12 مارچ 2019 تاریخ ترسیل 24 جون 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں بڑھتی ہوئی اشیاء خورد و نوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے پرائس کنٹرول کمیٹیاں نوٹیفائی کی گئی ہیں۔ صوبائی سطح پر ایک کیبنٹ کمیٹی برائے پرائس کنٹرول زیر سربراہی وزیر صنعت و سرمایہ کاری نوٹیفائی کی گئی ہے۔ اور ضلعی سطح پر ضلعی پرائس کنٹرول کمیٹیاں نوٹیفائی کی گئیں ہیں جو کہ ڈپٹی کمشنر کے زیر اہتمام اشیاء و خوردنی کی سپلائی اور قیمتوں کا جائزہ لیتی ہیں۔

(ب) اس وقت ضلع لاہور میں 62 مجسٹریٹ محکمہ ہوم کی طرف سے نوٹیفائی کیے گئے ہیں جو کہ اوور چارجنگ ہورڈنگ اور نان ڈسپلے آف ریٹ لسٹ کے خلاف ریڈ کرتے ہیں اور موقع پر سزا دیتے ہیں۔

(ج) شہر لاہور میں گذشتہ چھ ماہ کے دوران پرائس کنٹرول مجسٹریٹوں نے 72,211 چالان کئے ہیں اور 7,066,100 روپے جرمانہ کیا ہے۔

(د) شہر لاہور کے گلی محلوں میں قائم سٹوروں پر من مانی قیمتوں کی روک تھام کے لیے حکومت نے ایک اینڈرائیڈ ایپلیکیشن "قیمت پنجاب" کے نام سے بنائی ہے جس کی مدد ایک عام آدمی موقع پر اپنی شکایت درج کروا سکتا ہے جو کہ ڈائریکٹ متعلقہ پرائس مجسٹریٹ کو پہنچ جاتی ہے جس کو وہ 24 سے 48 گھنٹوں میں کاروائی کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ اور ڈپٹی کمشنر کو جوابدہ ہوتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 اگست 2019)

لاہور: ٹیوٹا ہیڈ آفس گلبرگ میں چائینز لینگویج کورس کی کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*2196: ملک محمد احمد خاں: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹیوٹا ہیڈ آفس گلبرگ لاہور میں چائینز لینگوئج کورس کی کلاسز شروع کی گئی تھیں جن میں داخلہ فری تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کورس کی کلاسز صبح، دوپہر اور شام ہفتہ میں 6 دن شروع کی گئی تھیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کلاسز کے لئے اساتذہ کی خدمات بھی لی گئی تھیں جنہوں نے طالبعلموں کو چائینز لینگوئج کورس میں تعلیم دینی تھی اور ان کے ساتھ فی گھنٹہ پڑھانے کا معاوضہ بھی مختص ہوا تھا یہ معاوضہ کن Sops کے تحت مختص کیا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب ان کلاسز میں داخلہ فری کی بجائے فیس کے ساتھ کر دیا گیا ہے اور فی کورس کی فیس 6,750 روپے مقرر کی گئی ہے کیا اساتذہ کو سابقہ Sops کے مطابق معاوضہ دیا جا رہا ہے یا اس میں کوئی تبدیلی کی گئی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کورس کی فیس مقرر کرنے سے ان کلاسز میں داخلہ نہ ہونے کے برابر ہے جس کی وجہ سے ان کلاسز کے لئے ہائر کردہ اساتذہ، عملہ بے روزگار ہو گئے ہیں؟

(و) جن اساتذہ کی خدمات لی گئی تھیں ان کے ساتھ فی گھنٹہ معاوضہ کتنا طے ہوا، کیا ان کو طے شدہ معاوضہ پورا دیا گیا یا کم اور اس مد میں کتنی رقم رکھی گئی تھی کیا پوری تصرف میں آئی یا بقایا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سابقہ Sops کے تحت دوبارہ فری کلاسز کا اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی یکم اپریل 2019 تاریخ ترسیل 20 اپریل 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) یہ بات درست نہیں ہے چائنیز لینگویج کورس کی کلاسز ٹیوٹا ہیڈ آفس گلبرگ لاہور کی بجائے اس سے منسلک ادارہ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ گلبرگ لاہور میں شروع کی گئیں جن میں داخلہ فری تھا۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے کہ ان کلاسز کو پڑھانے کے لیے اوپن مارکیٹ سے چینی زبان کے ماہرین کی خدمات لی گئی تھیں جن کا معاوضہ فی گھنٹہ کے حساب سے مجاز اتھارٹی کی منظوری سے طے کیا گیا تھا۔

(د) جی ہاں یہ درست ہے کہ اس سے پہلے یہ کلاسز سالانہ ترقیاتی منصوبہ کے تحت چلائی گئی تھیں جن میں طلباء سے فیس وصول نہیں کی گئی تھی اور تمام خرچہ حکومت پنجاب (ٹیوٹا) نے برداشت کیا تھا۔ تاہم اب یہ کلاسز self-sustainable بنیادوں پر چلائی جا رہی ہیں جن کی فیس -/6,750 روپے مقرر کی گئی ہے جو کہ مارکیٹ کی نسبت بہت کم ہے۔ چونکہ اساتذہ کا معاوضہ بھی اسی فیس میں سے ادا کرنا ہوتا ہے اس لیے معاوضہ پہلے سے کم مقرر کیا گیا ہے۔

(ہ) پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی ان کلاسز کو پڑھانے کے لیے اوپن مارکیٹ سے چینی زبان کے ماہرین کی عارضی خدمات لی گئی ہیں جن کا معاوضہ فی گھنٹہ کے حساب سے طے ہے علاوہ ازیں معقول فیس مقرر کرنے سے محض سنجیدہ نوجوان ہی داخلہ لیتے ہیں۔

(و) اساتذہ کو معاوضہ منظور SOP کے مطابق ادا کیا گیا ہے۔ چونکہ فری چائنیز لینگویج کورس کی کلاسز مجاز اتھارٹی سے ترقیاتی بجٹ سے منظوری کے بعد شروع کی گئی تھیں کیونکہ رواں سال ترقیاتی

بجٹ مطلوبہ ضروریات سے کم دیا گیا ہے فی الحال سابقہ SOP کے تحت دوبارہ فری کلاسز کا اجراء ممکن نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 جون 2019)

ڈیرہ غازی خان میں ٹیکس فری زون اور انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*2392: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں روزگار کے مواقع بہت کم ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس علاقہ کو ٹیکس فری زون قرار دینے اور انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 30 اپریل 2019 تاریخ ترسیل 28 جولائی 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں روزگار کے مواقع بہت کم ہیں۔ یہ صوبہ پنجاب کا انتہائی پسماندہ علاقہ ہے۔ جہاں پر آج بھی بیشتر بنیادی ضروریات زندگی میسر نہیں ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ صنعتوں کے قیام کا نہ ہونا بھی ہے۔ آبادی کا 70 فیصد حصہ دیہات میں رہائش پذیر ہے۔ بنیادی طور پر یہ ایک زرعی علاقہ ہے اور لوگوں کا زیادہ تر روزگار زراعت سے منسلک ہے۔

(ب) پنجاب حکومت ڈیرہ غازی خان کی تحصیل تونسہ میں انڈس ہائی وے پر سنگھڑ پل کے نزدیک دستیاب تقریباً 50 ایکڑ اراضی پر سمال انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے زمین کی خریداری کے لیے بجٹ 20-2019 میں مبلغ 100 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں سرکاری زمین کی محکمہ

سمال انڈسٹریز کارپوریشن کو منتقلی کے لیے بورڈ آف ریونیو پنجاب میں ضروری کارروائی کی جارہی ہے۔زمین کی منتقلی کے بعد موقع پر ترقیاتی کام شروع کر دیا جائے گا۔ حکومت اس منصوبہ کو اسی مالی سال 20-2019 میں مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ منصوبہ کی تکمیل کے بعد اس کو سپیشل اکنامک زون کا درجہ دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 3 اکتوبر 2019)

خانیوال: سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے کل رقبہ کی تعداد اور پلاٹس سے متعلقہ تفصیلات

*2526: جناب محمد فیصل خان نیازی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ خانیوال کب اور کتنے رقبہ پر بنائی گئی تھی؟

(ب) اس میں کتنے پلاٹ کتنے کتنے مرلے کے بنائے گئے ہیں۔

(ج) کتنے پلاٹ الاٹ کر دیئے گئے ہیں اور کتنے پلاٹ ابھی الاٹ کرنا باقی ہیں۔

(د) جو پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں ان پر انڈسٹری لگانے کا مالک کتنے عرصہ میں پابند ہے۔

(ہ) اس کے کتنے پلاٹوں پر کون کونسی انڈسٹری لگائی گئی ہے۔

(و) کیا سکہ پگھلانے والی بھٹیاں باقاعدہ منظوری سے لگائی گئی ہیں۔

(ز) اس وقت اس سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کا status کیا ہے کیا یہاں پر باقاعدہ عملہ تعینات ہے تو ان کے نام اور عہدہ بتائیں۔

(تاریخ وصولی 20 مئی 2019 تاریخ ترسیل 6 اگست 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال کا قیام سال 91-1990 میں سیلف فنانس سکیم کے تحت عمل میں لایا گیا جو کہ 520 کنال پر محیط ہے اور اس سلسلہ میں گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے زمین فری آف کاسٹ مہیا کی گئی جس کا باقاعدہ طور پر اخباری اشتہار جون 1991 میں پہلے آیئے پہلے پایئے کے تحت دیا گیا۔ پراجیکٹ کی ٹوٹل کاسٹ M 28.306 مختص کی گئی جو کہ بعد ازاں Revised ہو کر 34.276M ہو گئی تھی۔ مذکورہ اسٹیٹ کی تکمیل سال 03-2002 میں ہوئی

(ب) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال میں کل پلاٹس کی تعداد 313 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

کیٹیگری	سائز	کل پلاٹ
A	2 کنال	103
B	1 کنال	162
C	10 مرلہ	48
	ٹوٹل	313

(ج) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال کا کل رقبہ 520 کنال ہے۔ جس میں پلاٹس کی کل تعداد 313 ہے۔ جن میں سے 289 پلاٹس کی بکنگ / الاٹمنٹ ہو چکی ہے۔ اور 24 پلاٹ خالی ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

کیٹیگری	سائز	بکنگ / الاٹمنٹ	خالی پلاٹ	کل پلاٹ
A	2 کنال	102 پلاٹ	01 پلاٹ	103
B	1 کنال	149 پلاٹ	13 پلاٹ	162

C	10مرلہ	38پلاٹ	10پلاٹ	48
	ٹوٹل	289پلاٹ	24پلاٹ	313

سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال میں پلاٹ کی بکنگ / الاٹمنٹ کے لئے پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر مختلف اخبارات میں اشتہار دیئے گئے۔ بعد ازاں قرعہ اندازی کے ذریعے پلاٹ الاٹ کیے گئے۔ تاہم خانیوال میں جو 24 پلاٹ خالی ہیں ان کی الاٹمنٹ مراسلہ نمبری PSIC/EM/Policy-Matters-46/222 مورخہ 06.07.2012 کی روشنی میں Open Auction Policy 2002 کے مطابق کی جائے گی۔

(د) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال کی Terms & Conditions For Allotment of Plots کی رو سے سمال انڈسٹریز اسٹیٹ کی تکمیل کے تین سال بعد تک الاٹی انڈسٹری لگانے کا پابند ہے۔ لیکن جو پلاٹس الاٹ کئے جاچکے ہیں ان پر انڈسٹری نہ لگانے کی صورت میں الاٹیوں / مالکان سے Non Construction Charges وصول کئے جاتے ہیں۔ PSIC Management اب تک دوبار Non Construction Charges کی مد میں معافی بھی دے چکی ہے تاکہ پلاٹ الاٹیوں کو Encourage کیا جائے اور وہ اپنے پلاٹس پر انڈسٹریل یونٹس لگائیں۔ آخری بار PSIC Board of Management نے 31.12.2016 تک نان کنسٹرکشن چارجز کی مد میں معافی دی ہے۔ اب 01.01.2017 سے پہلے سال 05٪ فی کنال اور مابعد 10٪ فی کنال as DOR rate per عائد ہیں۔ تاکہ الاٹی جلد سے جلد اپنے پلاٹس پر انڈسٹریل یونٹ لگائیں۔ مزید براں خالی پلاٹس کی Cancellation کے لئے نوٹس جاری ہو چکے ہیں۔

(ہ)سمال انڈسٹریز اسٹیٹ میں 76 پلاٹس پر 26 انڈسٹریل یونٹس لگے ہوئے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

فلور ملز 04، فرنیچر انڈسٹری 01، لیڈ پر اسیسنگ 03، پینٹس انڈسٹری 01، کاٹن جننگ فیکٹری 03، سٹیل انڈسٹری 01، Misc. انڈسٹری 13

(و)بیٹریوں کا سکہ پگھلائی کا یونٹ سمال انڈسٹریز اسٹیٹس کی Negative list of Industries میں نہ ہے۔ تاہم ایسے تمام یونٹ جو Negative list of Industries میں شامل نہ ہیں لیکن ماحول کی آلودگی کا سبب بنتے ہیں وہ محکمہ تحفظ ماحولیات پنجاب سے NOC لے کر لگائے جاسکتے ہیں۔ سمال انڈسٹریز اسٹیٹ، خانیوال میں 03 سکہ ڈھلائی کے پراجیکٹس لگے ہوئے ہیں جن کا کیس NOC کے لئے EPA لاہور میں زیر کارروائی ہے۔ اس سلسلہ میں EPA لاہور کی ٹیم لیبارٹری ٹیسٹ کے لئے اسسٹنٹ ڈائریکٹر تحفظ ماحولیات، خانیوال کی موجودگی میں نمونہ جات لے جاچکی ہے۔ نیز محکمہ کی جانب سے سکہ ڈھلائی کا کام کرنے والے پلاٹ الاٹیوں کو نوٹس جاری کئے گئے ہیں کہ وہ تمام قانونی تقاضے پورے کریں اور محکمہ تحفظ ماحولیات پنجاب کا NOC جلد سے جلد مہیا کریں، بصورت دیگر پلاٹ کی الاٹمنٹ منسوخ کر دی جائے گی۔

(ز)سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال 92-1991 میں بنائی گئی۔ اس کا آفس باقاعدگی سے انڈسٹریل اسٹیٹ میں قائم ہے۔ سٹاف شیڈول کے مطابق 07 افراد اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ
1	فرحان رضا	اسسٹنٹ ڈائریکٹر

2	لیاقت علی	کلرک
3	علی عمران	کلرک
4	اظہر حسین	ٹیوب ویل آپریٹر
5	پیر بخش	ڈرائیور (اٹیچ ڈی ڈی او وہاڑی)
6	ذوالفقار علی	چوکیدار
7	محمد زمان	مالی

(تاریخ وصولی جواب 3 اکتوبر 2019)

تحصیل خانیوال اور تحصیل جہانیاں میں انڈسٹریل اسٹیٹ کی تعداد نیز کارخانوں اور فیکٹریوں سے متعلقہ تفصیلات

*2740: جناب محمد فیصل خان نیازی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل خانیوال اور تحصیل جہانیاں کی حدود میں کتنی کس کس جگہ انڈسٹریل اسٹیٹ ہیں اور یہ کتنے رقبہ پر کب بنائی گئی تھیں؟

(ب) ان انڈسٹریل اسٹیٹ میں کس کس قسم کی فیکٹریاں اور کارخانے ہیں۔

(ج) خانیوال کے علاقہ میں جو انڈسٹریل اسٹیٹ ہیں کیا وہاں پر تمام پلاٹوں پر فیکٹریاں / کارخانے موجود ہیں۔

(د) کیاخانیوال کی انڈسٹریل اسٹیٹ میں ترقیاتی کام ہو چکے ہیں تو کون کونسے کام ہو چکے ہیں اور کون کون سے بقایاہیں۔

(ہ) خانیوال میں کتنے پلاٹ پر انڈسٹری ابھی تک نہیں نصب ہوئی ہے۔

(و) ان انڈسٹریل اسٹیٹ کا Status اب کیاہے۔

(ز) کیایہ انڈسٹریل اسٹیٹ محکمہ صنعت کے تحت چل رہی ہیں یاان انڈسٹریل اسٹیٹ کی انتظامیہ اس کو چلارہی ہے، تفصیلات فراہم فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 22 جولائی 2019 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری

(الف) تحصیل خانیوال کی حدود میں ایک انڈسٹریل اسٹیٹ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ خانیوال کے نام سے ہے۔

سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال، خانیوال شہر سے KM-5 کے فاصلہ پر جہانیاں روڈ پر قائم ہے جہاں سے جہانیاں شہر صرف 32 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ تحصیل جہانیاں میں کوئی انڈسٹریز اسٹیٹ نہ ہے۔

سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال کا قیام سال 91-1990 میں سیلف فنانس سکیم کے تحت عمل میں لایا گیاجو کہ 520 کنال پر محیط ہے اور اس سلسلہ میں گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے زمین فری آف کاسٹ مہیا کی گئی جس کا باقاعدہ طور پر اخباری اشتہار جون 1991ء میں پہلے آیئے پہلے پایئے کے تحت دیا گیا۔ پراجیکٹ کی ٹوٹل کاسٹ (Million)Rs. 28.306 مختص کی گئی جو کہ

بعد ازاں Revised ہو کر (Rs. 34.276 (Million ہو گئی تھی۔ مذکورہ اسٹیٹ کی تکمیل سال 2002-03 میں ہوئی۔

(ب) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ میں 76 پلاٹس پر 26 انڈسٹریل یونٹس لگے ہوئے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

فلور ملز 04، فرنیچر انڈسٹری 01، لیڈ پراسیسنگ 03، پینٹس انڈسٹری 01، کاٹن جننگ فیکٹری 03، سٹیل انڈسٹری 01، Misc. انڈسٹری 13

(ج) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال میں پلاٹس کی کل تعداد 313 ہے۔ جن میں سے 289 پلاٹس کی بکنگ / الاٹمنٹ ہو چکی ہے۔ اور 24 پلاٹ خالی ہیں۔ 289 پلاٹس میں سے 76 پلاٹس پر 26 فیکٹریاں / کارخانے لگے ہیں اور مزید 5 فیکٹریاں زیر تعمیر ہیں۔

(د) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال میں درج ذیل سہولیات میسر ہیں:

1) سڑکیں 2) بجلی 3) سیوریج

مزید براں سمال انڈسٹریز اسٹیٹ، خانیوال میں Upgradatioin of Infrastructure کی مد میں چار دیواری، سیوریج لائن، واٹر سپلائی اور سڑکوں کی مرمت کے لیے محکمہ ہذا کی طرف سے مبلغ -/7,02,70,769 روپے کا Work Order مورخہ 19.07.2019 جاری ہو چکا ہے۔ کمپنی نے کام کا آغاز کر دیا ہے جس کی مدت تکمیل 9 ماہ ہے۔

(ہ) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال میں کل پلاٹس کی تعداد 313 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

کیٹیگری	سائز	بکنگ / الاٹمنٹ	خالی پلاٹ	کل پلاٹ
A	2 کنال	102 پلاٹ	01 پلاٹ	103
B	1 کنال	149 پلاٹ	13 پلاٹ	162

C	10مرلہ	38پلاٹ	10پلاٹ	48
	ٹوٹل	289پلاٹ	24پلاٹ	313

سمال انڈسٹریز اسٹیٹ، خانیوال میں 213 پلاٹس خالی ہیں جن کی الاٹمنٹ / بکنگ ہو چکی ہے مگر ان پر تاحال انڈسٹریل یونٹ نہیں لگے۔

(و) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال 92-1991 میں بنائی گئی اور اس سلسلہ میں گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے زمین فری آف کاسٹ مہیا کی گئی۔ اس کا آفس باقاعدگی سے انڈسٹریل اسٹیٹ میں قائم ہے۔ سٹاف شیڈول کے مطابق 07افراد اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ
1	فرحان رضا	اسسٹنٹ ڈائریکٹر
2	لیاقت علی	کلرک
3	علی عمران	کلرک
4	اظہر حسین	ٹیوب ویل آپریٹر
5	پیر بخش	ڈرائیور (اٹیچ ڈی ڈی او وہاڑی)
6	ذوالفقار علی	چوکیدار
7	محمد زمان	مالی

(ز) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ، خانیوال کے انتظامی امور پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے پاس ہیں جو کہ ایک خود مختار ادراہ ہے اور محکمہ صنعت و تجارت کے تحت چل رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 اکتوبر 2019)

شیخوپورہ: قائداعظم اپیرل پارک کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*2833: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قائداعظم اپیرل پارک شیخوپورہ کا منصوبہ کب شروع ہوا اور کب تک یہ مکمل ہو گا؟

(ب) اس منصوبہ کے کیا مقاصد ہیں اور اس پر کتنی رقم خرچ کی جائے گی۔

(ج) اس پارک میں کونسی صنعتیں لگائی جائیں گی اور یہاں کون سے افراد صنعتیں لگانے کے اہل ہوں گے۔

(تاریخ وصولی 9 اگست 2019 تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) قائداعظم اپیرل پارک کا منصوبہ 2013 میں شروع ہوا تھا اور یہ منصوبہ دسمبر 2022 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ب) اس منصوبے کے مقاصد درجہ ذیل ہیں:۔

(ا) روزگار کے مواقع پیدا کرنا۔

(۲) فارن انویسٹرز کو صنعتیں لگانے کے مواقع فراہم کرنا۔

(۳) جی ڈی پی میں اضافہ کرنا۔

(۴) ٹیکسٹائل اور اپیرل صنعتوں کو فروغ دینا۔

اس منصوبہ پر تقریباً 23 ارب روپے لاگت آئے گی۔

(ج) اس پارک میں پہلے صرف ٹیکسٹائل اور اپیرل کی صنعتیں لگنی تھیں۔ مگر موجودہ بورڈ آف ڈائریکٹرز نے اس پارک کو تمام قسم کی صنعتوں کے لئے کھول دیا ہے اور اس کا نام بھی تبدیل کر کے قائداعظم بزنس پارک رکھا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 نومبر 2019)

صوبہ میں رواں سال میں گراں فروشوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*2958: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اشیاء خورد و نوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لیے حکومت نے 2019 میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) 2019 میں گراں فروشوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی۔

(ج) حکومت نے گراں فروشی کو روکنے کے لیے کیا حکمت عملی مرتب کی ہے۔

(تاریخ وصولی 4 ستمبر 2019 تاریخ ترسیل 7 اکتوبر 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) اشیاء خورد نوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لیے حکومت نے 2019 میں درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

i۔ اشیاء خورد نوش کی قیمتوں کو موطریقے سے کنٹرول کرنے کے لیے صوبہ بھر کے ڈپٹی کمشنرز کو کنٹرولر جنرل آف پرائسز کے فرائض تفویض کیے گئے ہیں تاکہ وہ کسی بھی جنس کی قیمت کو اپنے علاقہ کی ضرورت اور صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے طے کر سکیں۔ اضلاع میں ڈسٹرکٹ پرائس کنٹرول کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جن میں سرکاری محکموں کے علاوہ جملہ تاجران کی ایسوسی ایشن اور صارفین کے نمائندے شامل ہیں۔ جو کہ اشیاء ضروریہ کی قیمتوں کا تعین کرتے ہیں۔ سال 2019 میں حکومت کی ہدایت پر ان پرائس کنٹرول کمیٹیوں کی عوامی نمائندگان کی مشاورت سے از سر نو تشکیل کی گئی ہے تاکہ عوام کے مسائل کو بہتر طریقے سے ان کمیٹیوں میں پیش کیے جاسکے اور حل نکالا جاسکے۔ جبکہ تین بنیادی اشیاء خوردنی آٹا، چینی اور گھی کی قیمتوں کو صوبہ بھر کی سطح پر مختص کر دیا گیا ہے تاکہ ان کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ روکا جاسکے اور اضلاع کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ ان اشیاء کی نافذ العمل ریٹس پر فروخت کو یقینی بنائیں۔ ii۔ مارکیٹ کمیٹیاں روزانہ کی بنیاد پر سبزی اور پھل کی قیمتیں بذریعہ بولی (آکشن) مقرر کرتی ہیں۔ حکومت نے سال 2019 میں اس آکشن کو مانیٹر کرنے کے لیے ڈپٹی کمشنرز کو ہدایات جاری کی ہیں کہ مارکیٹ کمیٹی کے عملہ کے ساتھ ان کے نمائندگان بھی بولی کے دوران موجود رہوں تاکہ کسی چیز کی قیمت میں ناجائز اضافہ نہ ہوسکے۔

iii منسٹر انڈسٹریز کے زیر سرپرستی ایک ٹاسک فورس تشکیل دی گئی جو کہ روزانہ کی بنیادوں پر اشیاء کی قیمتوں اور سپلائی کا جائزہ لیتی ہے۔ ٹاسک فورس کی روزانہ وڈیو لنک میٹنگ ہوتی ہے کمشنرز اور

ڈسی ز کے ساتھ جن کے ضلع وائز پرائس کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اور سپیشل برانچ کی سپاٹ رپورٹوں سے موازنہ کیا جاتا ہے۔

iv۔ صوبہ بھر میں فام مارکیٹ کا فروغ کیا جا رہا ہے جس سے کاشت کار خود اپنی جنس فروخت کرنے کے لیے منڈی میں لائے گا، جس سے آڑھتی اور پھڑیے کا رول کم ہو گا اور اشیاء کے ریٹ 15٪ تک کم ہونگے۔ صارفین کی سہولت کے لیے ایک اینڈرائیڈ ایپ (Qeemat Punjab) پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی مدد سے تیار کی گئی ہے اسی ایپلی کیشن کی مدد سے اشیاء کی آن لائن ھول سیل نرخوں پر فراہمی کی سہولت بھی مہیا کی جارہی ہے جس کا دائرہ کار ابھی صرف پانچ بڑے شہروں تک ہے۔ جسے بعد میں پورے پنجاب تک بڑھایا جائے گا۔

(ب) اس وقت صوبہ بھر میں 1109 پرائس مجسٹریٹس ہیں جن کی سال 2019 کی کارکردگی درج ذیل ہے:

چھاپے = 1,090,924

جرمانہ = 371,145,000

مقدمات = 12,061

گرفتاریاں = 110,64

(ج) گراں فروشی روکنے کے لیے حکومت نے پرائس مجسٹریٹس کی تعداد میں پچھلے سالوں کی نسبت اضافہ کیا ہے۔ ان مجسٹریٹس کی استعداد بڑھانے کے لیے ٹریننگ کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ محکمہ ایم پی ڈی ڈی کے تعاون سے ضلع میں ماسٹر ٹریننر بنائے جائیں گے، جو اضلاع کے دوسرے مجسٹریٹس کی ٹریننگ کروائیں گے۔

صارفین کی سہولت کے لیے ایک اینڈرائڈ ایپ (Qeemat Punjab) پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی مدد سے تیار کی گئی ہے اس ایپ سے صارفین اپنے علاقے کی اشیاء خوردنی کے ریٹ معلوم کرسکتے ہیں اور کسی خلاف ورزی کی صورت میں شکایت بھی درج کرا سکتے ہیں یہ شکایت فوری طور پر متعلقہ مجسٹریٹ تک پہنچ جاتی ہے اور اس پہ فوری ایکشن لیا جاتا ہے اس ایپ پر موصول ہونے والی شکایات کا فوری ایکشن لیا جاتا ہے اور متعلقہ مجسٹریٹ ایکشن رپورٹ بھی ایپ میں درج کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ جس کی اطلاع صارف کو بھی دی جاتی ہے۔ اب تک قیمت ایپ پر 804 شکایات وصول ہوئیں اور ان پر کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

مجسٹریٹس گراں فروشی کے خلاف جو کارروائی کرتے ہیں اس کی میڈیا پر پروجیکشن دی جارہی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک ٹول فری نمبر: 0800-02345 اور واٹس ایپ نمبر: 0307-0002345 پر بھی شکایات درج کرائی جاسکتی ہیں جن پر دو گھنٹے کے اندر کارروائی کرنا ضروری ہوگا۔

(تاریخ وصولی جواب 19 نومبر 2019)

پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*3005: محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کی 16 اگست 2018 سے اب تک کیا کارکردگی ہے؟

(ب) رواں مالی سال میں اس کمپنی کو کتنا بجٹ دیا گیا ہے اور اس کمپنی کا سی ای او کون ہے۔

(ج) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس کی آبادکاری میں بھی اس کمپنی کا کوئی کردار ہے۔

(تاریخ وصولی 12 ستمبر 2019 تاریخ ترسیل 25 اکتوبر 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی نے سندر انڈسٹریل اسٹیٹ کی 4th bay جو کہ 40 میگاواٹ کی گنجائش رکھتی ہے مکمل کی اس پراجیکٹ کی کل مالیت 166 ملین روپے ہے مزید برآں سندر اور ملتان انڈسٹریل اسٹیٹس کے باقی ماندہ انفراسٹرکچر کی تکمیل کی گئی ان پراجیکٹس کی کل مالیت 45 ملین روپے ہے، رحیم یار خان میں KV 132 کے گریڈ سٹیشن کی سپلائی، ٹیسٹنگ، اور انسٹالیشن کا کام 60 فیصد تک مکمل کر لیا گیا ہے اس پراجیکٹ کی کل مالیت 345 ملین ہے اس کے علاوہ بہاولپور انڈسٹریل اسٹیٹ کا انفراسٹرکچر ڈیزائن کا کام مکمل ہو چکا ہے اور کنٹریکٹر کے لئے ٹینڈر جاری کر دیا گیا ہے بہاولپور انڈسٹریل اسٹیٹ پانچ سو ایکڑ پر محیط ہے اور قائد اعظم اپیرل پارک جو کہ 1532 ایکڑ کے رقبے پر محیط ہے اس کا انفراسٹرکچر ڈیزائن کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس نے 16 اگست 2018 سے اب تک 72 کمپنیز کو 130 ایکڑ انڈسٹریل اراضی الاٹ کی ہے، اس میں ایک چائنیز کمپنی بھی شامل ہے جس نے 37 ایکڑ پر بھلوال انڈسٹریل اسٹیٹ میں کام شروع کر دیا ہے، جو کہ 70 ملین ڈالر کی فارن ڈائریکٹ انویسٹمنٹ ہے۔

(ب) رواں مالی سال اس کمپنی کیلئے 250 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جن کی ریلیز تاحال نہ ہو سکی ہے کمپنی کے سی ای او جناب شیخ محمد جاوید الیاس صاحب ہیں۔

(ج) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس کے زیرِ انتظام اسٹیٹس میں تقریباً 950 فیکٹریاں پروڈکشن میں ہیں اور تقریباً 353 فیکٹریاں تکمیل کے مراحل میں ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 19 نومبر 2019)

ضلع راجن پور: ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹرز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3167: محترمہ شازیہ عابد: کیاوزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کے کتنے ادارے ہیں ان میں سے کتنے چل رہے ہیں اور کتنے بند ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان اداروں میں کون کونسی سکلز میں تعلیم و مہارت دی جاتی ہے۔

(ج) ان اداروں میں کس کس شعبہ کے طلباء کو وظیفہ دیا جاتا ہے۔

(د) کیا حکومت ضلع راجن پور اور تحصیل جام پور میں مزید ایسے ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک۔

(تاریخ وصولی 25 ستمبر 2019 تاریخ ترسیل 23 اکتوبر 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) ضلع راجن پور میں ٹیوٹا کے کل 09 ادارے کام کر رہے ہیں اور ان میں سے کوئی ادارہ بھی بند نہ ہے۔ اداروں کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع راجن پور میں ٹیوٹا کے زیر انتظام ٹیکنیکل اداروں میں 23 سکلز (Skills) میں تعلیم و مہارت دی جارہی ہے جسکی تفصیل (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع راجن پور کے ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں میں کسی بھی شعبہ میں طلباء کو وظیفہ نہیں دیا جاتا ہے۔

(د) تحصیل روجھان ضلع راجن پور میں خواتین کیلئے ٹیوٹا ایک نیا ادارہ (گورنمنٹ ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین روجھان مزاری) شروع کر رہا ہے۔ اس ادارہ کی بلڈنگ کی تعمیر مکمل ہو چکی

ہے اور ہینڈ نگ / ٹیکنگ اوور کے مراحل میں ہے۔ ٹیوٹا اس ادارہ میں مستقبل قریب میں کلاسز کا اجراء کر دے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 20 نومبر 2019)

لاہور	عنایت اللہ لک
مورخہ 20 نومبر 2019	قائم مقام سیکرٹری

بروز جمعرات 21 نومبر 2019 کو محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کے سوالات وجوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	محترمہ شاہدہ احمد	1427
2	جناب محمد ارشد ملک	1431
3	چودھری اشرف علی	1832-1606
4	جناب محمد ایوب خاں	1654
5	جناب محمد طاہر پرویز	1895-1793
6	جناب صہیب احمد ملک	1883-1882
7	محترمہ کنول پرویز چودھری	1970
8	ملک محمد احمد خان	2196
9	محترمہ شاہینہ کریم	2392
10	جناب محمد فیصل خان نیازی	2740-2526
11	محترمہ رابعہ نسیم فاروقی	2958-2833
12	محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور	3005
13	محترمہ شازیہ عابد	3167

سولھواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعرات 21 نومبر 2019

فہرست غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

سمال انڈسٹریز کے فروغ کے لیے سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

530: سید عثمان محمود: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت ضلع رحیم یار خان میں سمال انڈسٹریز کے فروغ کے لیے کون کونسی سکیمیں جاری ہیں اور کونسی مزید سکیمیں 2018-19 میں لانچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اس ضلع کے لیے سال 2018-19 میں سمال انڈسٹری کے فروغ کے لیے کتنے فنڈز مختص کئے گئے؟

(تاریخ وصولی 11 اپریل 2019 تاریخ ترسیل 20 اپریل 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن ضلع رحیم یار خان میں دو سکیمیں بلا سود قرضہ جاری ہیں:-

01 انٹرسٹ فری مالی معاونت سکیم برائے سکلڈ, سیمی سکلڈ اور ہوم بیسڈ ورکرز) مبلغ -/50000 روپے تا -/200000

02 انٹرسٹ فری مالی معاونت کریڈٹ سکیم ظاہر پیر تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خاں۔(مبلغ -/25000 روپے)

(ب) ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ آفس ضلع رحیم یار خان پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے ریجنل آفس بہاولپور کے زیر سایہ کام کرتا ہے۔

پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن بہاولپور کو مبلغ 1.05(M) روپے (Revolving Fund) مختص کئے گئے جس میں سے ضلع رحیم یار خان کو اس کی ڈیمانڈ کے مطابق فنڈز فراہم کیے جاتے ہیں (IFFA) سکیم کے تحت 14 عدد درخواستیں برائے قرضہ ضلع رحیم یار خان میں زیر تکمیل ہیں۔

انٹرسٹ فری مالی معاونت کریڈٹ سکیم ظاہر پیر تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان کو M1.00 (Revolving Fund) مختص کئے گئے ضلع رحیم یار خان کو اس کی ڈیمانڈ کے مطابق فنڈز فراہم کیے جاتے ہیں۔ مزید کریڈٹ اسکیم کے تحت 13 درخواستیں برائے قرضہ ضلع رحیم یار خان میں منظور کی گئی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 16 ستمبر 2019)

رمضان المبارک کے مہینہ میں اشیاء خوردونوش مہنگا ہونے سے بچانے کیلئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

621: محترمہ نیلم حیات ملک: کیا وزیر صنعت تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

رمضان المبارک کے مہینہ میں حکومت نے اشیاء خوردونوش کو مہنگا ہونے سے روکنے کے لیے کیا اقدامات اٹھائے تھے تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 5 اپریل 2019 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری

رمضان المبارک کے مہینے میں حکومت نے اشیاء خوردونوش کو مہنگا ہونے سے روکنے کے لیے ہنگامی طور پر اقدامات کیے تاکہ عوام کو اشیاء خوردو نوش مناسب قیمت پر مل سکیں۔

اس حوالے سے حکومت پنجاب نے رمضان بازار،ماہ رمضان شروع ہونے سے پانچ دن پہلے قائم کیے تھے تاکہ عوام اپنی خریداری آسانی سے کر سکیں۔اس مرتبہ پنجاب بھر میں 309رمضان بازار لگائے گئے، جس میں اشیاء خوردو نوش سبسڈی اور رعائتی نرخوں پر فراہم کی گئیں۔رمضان بازار میں آٹے کا دس کلوکا تھیلہ290روپے میں سبسڈی ریٹ پر فروخت کیا گیا،جبکہ چینی55روپے فی کلو کے حساب سے ایک اور دو کلو کی پیکنگ میں رعائتی قیمت پر فروخت کی گئی اور اسی طرح سے گھی مارکیٹ سے 15سے20روپے کم قیمت پر فروخت کیا گیا، جبکہ سات اشیاء جس میں ٹماٹر ،پیاز ، لیموں،چاول، کھجوریں،دال چنااور بیسن شامل ہیں کورمضان 2018کی ریٹیل قیمت پر سبسڈی پر فروخت کی گئیں۔جوکہ اس حکومت کا احسن اقدام ہے، اس کے علاوہ 12اشیاء خوردونوش ہول سیل ریٹ پر فروخت کی گئیں جس میں آلو ، بھنڈی،کریلا، کدو،دال ماش،دال مسور، سفید چنا، ادرک ، لہسن ، سیب اور کیلاشامل ہیں۔اس کے علاوہ مرغی کا گوشت مارکیٹ سے 10روپے فی کلو کے حساب سے کم قیمت پر فروخت کیا گیا اور انڈے5روپے فی درجن کے حساب سے مارکیٹ سے کم قیمت پر فروخت کیے گئے۔

اس مرتبہ حکومت پنجاب نے پہلی مرتبہ رمضان بازار میں عید سٹال لگائے جس میں سوجی 20روپے فی کلو مارکیٹ سے کم قیمت پر فروخت کی گئی اور سویاں 40روپے فی کلو کے حساب سے کم قیمت پر فروخت کی گئیں اس کے علاوہ عید کی ضروری اشیاء بھی فراہم کی گئیں۔

گراں فروشوں کے خلاف موثر کارروائی اور من مانی قیمتوں کی روک تھام کے لیے حکومت پنجاب نے ایک اینڈرائیڈ اپیلی کیشن " قیمت پنجاب "کے نام سے بنائی۔جس کی مدد سے ایک عام آدمی بھی موقع پر اپنی شکایت درج کروا سکتا تھا، جو کہ ڈائریکٹ متعلقہ پرائس مجسٹریٹ کو پہنچ جاتی، جس کو وہ 24 سے 48 گھنٹوں میں کارروائی کرنے کا پابند ہوتا تھا اور ڈپٹی کمشنر کو جوابدہ ہوتا۔اس اپیلی کیشن کی مدد سے گراں فروشوں کے خلاف کاروائی میں بہت مدد ملی اور یہ اپیلی کیشن اس وقت بھی مکمل طور پر فنکشنل ہے اور ایک عام آدمی آسانی سے اپنی شکایت درج کر سکتا ہے۔

مصنوعی گرانی کو روکنے کے لیے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے 1124 کے قریب پرائس مجسٹریٹ مقرر کیئے،جنہوں نے گرانی ریٹ لسٹ اور ناجائز ذخیرہ اندوزی کے خلاف چھاپے مارے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو زیر دفعہ 7 پرائس کنٹرول ایکٹ 1977 کے تحت موقع پر سزا دی۔6 مئی 2019تا 3جون 2019 تک پرائس مجسٹریٹ کی پرفارمنس مندرجہ ذیل ہے۔

چھاپے	جرمانے	ایف آئی آر	گرفتاریاں
182,851	71,096,330	2,202	2,021

(تاریخ وصولی جواب 19 ستمبر 2019)

لاہور: گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین میں مختلف فری کورسز سے متعلقہ تفصیلات

646: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیاوزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ٹیکینکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین گوجرپورہ لاہور میں کل کتنی قسم کے کورس کرائے جاتے ہیں؟

(ب) مذکورہ ادارے میں فری کورسز کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) کیامذکورہ ادارے میں چینی اور انگلش زبان کے کورسز کرائے جاتے ہیں اگرہاں توان کی فیسوں کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(د) کیامذکورہ ادارے میں طالبات کی سہولت کے لئے بسوں کی سہولت دستیاب ہے اگر نہیں ہے توکیوں فراہم نہیں کی گئی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 16 اپریل 2019 تاریخ ترسیل 11 جولائی 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری

(الف) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین گوجرپورہ، لاہور میں کل 12 قسم کے کورس کرائے جاتے ہیں جن کی تفصیل (تتمہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین گوجرپورہ لاہور میں مندرجہ ذیل کورسز فری کروائے جارہے ہیں۔

1۔ کمپیوٹر آپریٹر چھ ماہ

2۔ کیڈ / کیم آپریٹر چھ ماہ

(ج) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین گجرپورہ لاہور میں چینی زبان کا کورس نہیں کرایاجاتا جبکہ انگلش زبان کا 02 ماہ کا سمر کیمپ کورس کروایا جارہاہے۔ جس کی 02 ماہ کی فیس -/2200 روپے ہے۔

(د) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین گوجرپورہ لاہور میں طالبات کے لئے ایک بس کی سہولت دستیاب ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 ستمبر 2019)

ضلع لاہور میں ٹیوٹا کے اداروں کی تعداد ان میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

648: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیاوزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں ٹیوٹا کے کل کتنے ادارے کام کررہے ہیں؟

(ب) خواتین اور مردوں کے اداروں کی تعداد علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں۔

(ج) کیامذکورہ بالا اداروں میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد مکمل ہے تفصیل سے آگاہ کریں۔

(د) کتنے خواتین اداروں میں ڈے کیئر سنٹرز قائم ہیں۔

(ہ) مذکورہ بالا اداروں کی کارکردگی اور نتائج کی تفصیل سال 2017 اور 2018 کی فراہم فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 16 اپریل 2019 تاریخ ترسیل 11 جولائی 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) ضلع لاہور میں ٹیوٹا کے کل 28 ادارے کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل تتیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں خواتین کے 18، مردوں کے 09 اور ایک ادارہ مرد اور خواتین دونوں کے لئے مختص ہے جو کہ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور کے نام سے کام کر رہا ہے۔

(ج) ضلع لاہور کے مذکورہ بالا اداروں میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد مکمل نہیں ہے۔ ٹیچنگ سٹاف کی کل تعداد 946 ہے۔ جس میں 403 اسامیاں خالی ہیں اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کل تعداد 908 ہے جس سے 382 اسامیاں خالی ہیں۔ جن کی تفصیل ادارہ وائز تتیمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع لاہور میں گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی برائے خواتین لٹن روڈ لاہور میں ڈے کیئر سنٹر قائم ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور میں یہ سہولت میسر نہیں ہے۔

(ہ) ضلع لاہور کے مذکورہ بالا اداروں کی کارکردگی نتائج کی بنیاد پر سال 2017 میں 87 فیصد اور سال 2018 میں 88 فیصد ہے۔ جس کی تفصیل تتیمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 ستمبر 2019)

سرگودھا: سلانوالی ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر اور ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ شاہ نگدر سے متعلقہ تفصیلات

674: رانا منور حسین: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سلانوالی سٹی ضلع سرگودھا میں موجود ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر اور ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ سلانوالی اور شاہ نگدر کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) سلانوالی ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کب قائم ہوا سالانہ فارغ التحصیل لوگوں کی تفصیل، عملہ کی تعداد اور ایک سال میں خرچ ہونے والے فنڈز کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ سلانوالی اور شاہ نکدر کب قائم ہوئے عملہ کی تفصیل اور ایک سال میں خرچ ہونے والے فنڈز کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) جب سے یہ ادارے قائم ہوئے ہیں کتنے لوگوں کو سکالرشپ مل رہا ہے اور کیا فارغ التحصیل لوگوں کو اسی ادارہ میں بھی نوکری ملی ہے؟

(ہ) ضلعی زکوٰۃ وعشر کمیٹی سرگودھا سے سالانہ کتنی رقم ان اداروں کو مل رہی ہے؟

(و) کیا حکومت چک نمبر 46 جنوبی، چک نمبر 113 جنوبی اور چک نمبر 120 جنوبی میں ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کا ارادہ ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 اپریل 2019 تاریخ ترسیل 12 جولائی 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) ٹیوٹا کے زیر اہتمام گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر سلانوالی میں درج ذیل چھ ماہ کے کورسز میں تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔

1۔ وائرمین

2۔ ویلڈنگ

اس وقت کل زیر تعلیم طلباء کی تعداد 24 اور کل سٹاف کی تعداد 05 ہے۔ تفصیل (تتیمہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ سلانوالی اور شاہ نکدر ٹیوٹا کے زیر اہتمام نہیں چل رہے۔ ان کا تعلق پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل ہے۔

(ب) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر 1994 میں قائم ہوا۔ 2014 سے 2019 تک کے فارغ التحصیل طلباء کی تعداد 243 ہے۔ جس کی تفصیل تتیمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سنٹر نے موجودہ سال میں -/395100 روپے فنڈز خرچ کئے۔ عملہ کی تفصیل (تتیمہ "الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور خرچ کی تفصیل مدوائز (تتیمہ "ب") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ سلانوالی اور شاہ نکدر پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے زیر انتظام چل رہے ہیں۔

(د) ٹیوٹا کے زیر اہتمام گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر سلانوالی میں انڈسٹریل ڈیمانڈ ڈریون شارٹ کورسز میں صرف 2016 اور 2017 میں 55 طلباء کو سکالرشپ دیا گیا ہے اور فارغ التحصیل لوگوں کو اسی ادارہ میں نوکری نہیں ملی۔

(ہ) ٹیوٹا کے زیر اہتمام گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر سلانوالی کو ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی سرگودھا سے رقم نہیں مل رہی۔

(و) اس علاقے کی موجودہ ضروریات اور تعلیمی رجحانات کو مد نظر رکھتے ہوئے ٹیوٹا کا ایک فنی ادارہ خدمات انجام دے رہا ہے۔ مزید اداروں کا قیام زیر غور نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 ستمبر 2019)

صوبہ میں ٹیوٹا کے زیر انتظام فری سکلز پروگرامز سے متعلقہ تفصیلات

781: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2013 سے 2018 تک صوبائی حکومت کی طرف سے کتنے لوگوں کو حکومت کی طرف سے ٹیوٹا کے زیر انتظام سکلز پروگرام کے تحت تربیت دی گئی ہے ؟

(ب) کیا موجودہ حکومت بھی نوجوانوں کو سکلز پروگرام کے تحت فری تربیت دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں اگر ارادہ رکھتی ہے تو اس کا شیڈول کیا ہوگا؟

(تاریخ وصولی 7 اگست 2019 تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) 2013 سے 2018 تک صوبائی حکومت کی طرف سے سکلز پروگرام کے تحت ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں سے مجموعی طور پر چھ لاکھ اسی ہزار نو سو ستانوے (680997) لوگوں کو مختلف شعبوں میں تربیت دی گئی جسکی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) موجودہ حکومت ٹیوٹا کے اداروں میں ہنر مند نوجوان پروگرام کے تحت مختلف شعبوں میں نوجوانوں کو فری تربیت مہیا کرے گی اور اس پروگرام کا آغاز دسمبر 2019 سے ہو گا۔

(تاریخ وصولی جواب 19 ستمبر 2019)

صوبہ میں چھوٹی صنعتوں کی تعداد اور بہتری کے لیے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

782: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 20-2019 میں چھوٹی صنعتوں کے فروغ کے لیے حکومت نے کتنی رقم مختص کی ہے؟

(ب) صوبہ بھر میں چھوٹی صنعتوں کی تعداد کتنی ہے اور حکومت ان کی بہتری کے لیے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے۔

(ج) یہ چھوٹی صنعتیں معاشی ترقی میں کیا کردار ادا کرتی ہیں اور ان کی رجسٹریشن کا کیا طریق کار ہے؟

(تاریخ وصولی 9 اگست 2019 تاریخ ترسیل 3 ستمبر 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) حکومت نے مالی سال 20-2019 میں چھوٹی صنعتوں کے فروغ کے لیے 1024.953 ملین روپے مختص کیے ہیں۔

(ب) اربن یونٹ کے سروے کے مطابق صوبہ بھر میں چھوٹی صنعتوں کی تعداد کم و بیش 66,000 ہزار ہے۔ حکومت پنجاب نے چھوٹی صنعتوں کی ترقی کے لیے قرضہ جات کی فراہمی کے لیے PSIC کی وساطت سے درج ذیل؛ سکیموں کا اجراء کیا ہے۔ جن میں مالی سال 20-2019 میں خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

1۔ فنانشل سپورٹ فار کاٹیج انڈسٹری / کلسٹر ڈویلپمنٹ

2۔ انٹرسٹ فری فنانشل اسسٹینس فار سکلڈ، سیمی سکلڈ اینڈ ہوم بیسڈ ورکرز

3۔ ایمپاورمنٹ آف فی میل آرٹیشن آف بہاولنگر اینڈ چولستان

4۔ اپ سکیلنگ، ہینڈ ہولڈنگ آف لونیز آف سی ایم ایس ای ایس،

5۔ چیف منسٹر سیلف ایمپلائمنٹ سکیم

6۔ گریجوایشن اینڈ انکم جنریشن سکیم فار پیپلز ود ڈس ابلٹیز۔

مزید برآں ہینڈیکرافٹ کی پروموشن کے لیے اور ہنر مند افراد کی حوصلہ افزائی کے لیے درج زیل سکیمیں سال2019-20میں شامل ہیں۔

ا۔ گندھارا آرٹ ویلیج ٹیکسلا۔

۲۔ اسٹیبلشمنٹ آف میٹل کرافٹ آرٹیشن ویلیج شیخوپورہ روڈ لاہور۔

۳۔ اپ گریڈیشن آف ہینڈی کرافٹ ڈویلپمنٹ سنٹر تونسہ شریف۔

۴۔ اسٹیبلشمنٹ آف وومن ریسورس سینٹر اینڈ انکوبیٹرز

(ج) چھوٹی صنعتیں کسی بھی ملک کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔SMEDA کے سروے کے مطابق چھوٹی صنعتوں کا پاکستان کے کل GDPمیں40% حصہ ہے۔ یہ پاکستان کی برآمدات میں 30% حصہ ڈالتی ہیں۔

چھوٹی صنعت جس میں ملازمین کی تعداد 10یا 10سے زیادہ ہو اُس کی رجسٹریشن لازمی ہے۔

چھوٹی صنعتوں کی رجسٹریشن فیکٹری ایکٹ 1934کے تحت لیبر ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب19ستمبر2019)

صوبہ میں انڈسٹریل اسٹیٹس کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

793: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کتنی انڈسٹریل سٹیٹس ہیں اور ان سٹیٹس میں کل کتنی اراضی ہے؟

(ب) ان انڈسٹریل سٹیٹس میں کونسی سہولتیں میسر ہیں اور اس سے صنعت کاروں کو کیا فائدہ ہو گا۔

(ج) صوبہ بھر کی انڈسٹریل سٹیٹس میں کتنی زمین کی ڈویلپمنٹ کی گئی ہے اور اس زمین پر کونسی صنعتیں لگانے کا منصوبہ ہے۔

(تاریخ وصولی26اگست2019تاریخ ترسیل9اکتوبر2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) صوبہ پنجاب میں کل 24سمال انڈسٹریز اسٹیٹس ہیں جس کا کل رقبہ 1969ایکڑ ہے۔

پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس کے زیرِ انتظام انڈسٹریل اسٹیٹس کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

(1) سندر انڈسٹریل اسٹیٹ(لاہور) 1763ایکڑ

(2) ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ(فیز I-II) 1410ایکڑ

(3) قائد اعظم انڈسٹریل اسٹیٹ(کوٹ لکھپت، لاہور)565ایکڑ

(4)رحیم یار خان انڈسٹریل اسٹیٹ456ایکڑ

(5)بھلوال انڈسٹریل اسٹیٹ427ایکڑ

(6)وہاڑی انڈسٹریل اسٹیٹ277ایکڑ

(7)قائد اعظم اپیرل پارک(شیخوپورہ)1536ایکڑ

(8)بہاولپور انڈسٹریل اسٹیٹ500ایکڑ

(ب) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کے زیر انتظام انڈسٹریل اسٹیٹ میں درج ذیل سہولتیں میسر ہیں:
ون ونڈو سہولیات، بجلی، پانی،سوئی گیس، پختہ سڑکیں،نکاسی آب، سیوریج سسٹم، ڈسپوزل سٹیشن، اسٹیٹس کا اپنا گرڈ سٹیشن، چار دیواری، سکیورٹی کا مربوط نظام، ریسکیو1122،کمرشل ایریا،ڈسپنسری، مساجد، ٹریننگ انسٹیٹوٹ اور پارکس وغیرہ۔اس کے علاوہ بھلوال ، رحیم یار خان، وہاڑی اور قائد اعظم اپیرل پارک کو سپیشل اکنامک زون کا درجہ دیا جاچکا ہے۔ سپیشل اکنامک زون کے تحت فیکٹری لگانے والوں کو انکم ٹیکس اور مشینری کی امپورٹ پر ڈیوٹی اور ٹیکس کی چھوٹ ہے۔

(ج) پیڈمک کے تحت صوبہ بھر میں درج ذیل انڈسٹریل اسٹیٹس کی ڈویلپمنٹ مکمل ہو چکی ہے۔

(1)سندر انڈسٹریل اسٹیٹ(لاہور) 1763ایکڑ

(2)ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ (11-1)فیز1410ایکڑ

(3)قائد اعظم انڈسٹریل اسٹیٹ(کوٹ لکھپت، لاہور)565ایکڑ

(4)رحیم یار خان انڈسٹریل اسٹیٹ456ایکڑ

(5)بھلوال انڈسٹریل اسٹیٹ427ایکڑ

(6)وہاڑی انڈسٹریل اسٹیٹ277ایکڑ

(7)قائد اعظم اپیرل پارک(شیخوپورہ)1536ایکڑ(زیر تعمیر)

(8)بہاولپور انڈسٹریل اسٹیٹ500ایکڑ (زیر تعمیر)

پیڈمک کی انڈسٹریل اسٹیٹس میں ہرطرح کی انڈسٹری موجود ہے جس میں ٹیکسٹائل اور گارمنٹس ، فارما سیوٹیکل، پلاسٹک، فوڈپروسیسنگ، آٹو پارٹس، پیکجنگ اور دیگر شعبے شامل ہیں۔پیڈمک کی اسٹیٹس میں جن کمپنیوں نے اپنے پلانٹ لگائے ہیں اُن میں کوکا کولا، پیپسی، گورمے فوڈز، کولگیٹ پامولو، ٹیٹرا پیک، ہوئسٹ، سروس شوز ودیگر جیسے بڑے نام شامل ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب15نومبر2019)

اشیاء صرف کی قیمتوں کوکنٹرول کرنے اور ضلعی انتظامیہ کی جانب سے متعارف کردہ ایپ سے متعلقہ تفصیلات

795: محترمہ مومنہ وحید: کیاوزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)اشیاء صرف کی قیمتوں کوکنٹرول کرنے کے لئے ضلعی انتظامیہ لاہورنے ایپ متعارف کرائی ہے؟

(ب)اس ایپ کا کیانام ہے اوراس کو کس طرح استعمال کیا جاتا ہے اس ایپ کے استعمال سے کیا نتائج حاصل ہوئے ہیں؟

(ج) یہ ایپ کس نے تیار کی ہے اوراس کی تیاری پر کتنے اخراجات آئے ہیں؟

(تاریخ وصولی9 اگست2019 تاریخ ترسیل3 اکتوبر2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) حکومت پنجاب نے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ (PITB) کے تعاون سے شہریوں کی سہولت کے لیے ایک اینڈرائیڈ فون ایپلی کیشن "Qeemat Punjab" App متعارف کرائی ہے۔

(ب) ایپلی کیشن کا نام "Qeemat Punjab" App ہے جو کہ Play Store پر موجود ہے اور با آسانی ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے۔یہ ایپ نہایت سہل اور User Friendly ہے۔اس کو استعمال کرنے کے لیے انٹر نیٹ کنکشن کا ہونا ضروری ہے۔اس ایپ سے صارفین اپنے علاقے کی اشیاء خوردنی کے ریٹ معلوم کر سکتے ہیں اور کسی خلاف ورزی کی صورت میں شکایت بھی درج کر اسکتے ہیں یہ شکایت فوری طور پر متعلقہ مجسٹریٹ تک پہنچ جاتی ہے اور اس پہ فوری ایکشن لیا جاتا ہے مزید بر آں متعلقہ مجسٹریٹ ایکشن رپورٹ بھی ایپ میں درج کرنے کا پابند ہوتا ہے۔جس کی اطلاع صارف کو بھی دی جاتی ہے۔اب تک قیمت ایپ پر 804 شکایات وصول ہوئیں اور ان شکایات میں سے 500 پر کارروائی مکمل کر دی گئی ہے جبکہ 304 شکایات پر کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔اس طرح تقریباً64٪ کارروائی مکمل کر دی گئی ہے۔

منسٹر انڈسٹریز کے زیر سرپرستی ایک ٹاسک فورس بھی تشکیل دی گئی ہے جو کہ روزانہ کی بنیادوں پر اشیاء کی قیمتوں اور سپلائی کا جائزہ لیتی ہے۔ٹاسک فورس کی روزانہ وڈیولنک میٹنگ ہوتی ہے کمشنرز اورڈپٹی کمشنرز سے قیمت ایپ پر موصول ہونے والی شکایات کا جائزہ لیا جاتاہے۔اسی ایپلی کیشن کی مدد سے اشیاء کی آن لائن ھول سیل نرخوں پر فراہمی کی سہولت بھی مہیا کی جارہی ہے جس کا دائرہ کار ابھی صرف پانچ بڑے شہروں تک ہے۔جسے بعد میں پورے پنجاب تک بڑھایاجائے گا۔

(ج) جیسا کہ بیان کیا گیا ہے یہ ایپ PITB نے تیار کی ہے اس پر پچاس ہزار روپے ماہوار بابت ہوسٹنگ خرچہ آتاہے۔

(تاریخ وصولی جواب15 نومبر2019)

صوبہ میں مالی سال20-2019 میں چمڑے کی صنعت کو فروغ دینے کے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

814: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیاوزیر صنعت ، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ چمڑے کی صنعت بحران کا شکار ہے؟

(ب)مالی سال20-2019 میں چمڑے کی صنعت کو فروغ دینے کیلئے حکومت نے کیااقدامات تجویز کئے ہیں۔

(ج) کیاٹیوٹاسمیت کسی سرکاری ادارے میں چمڑے کی صنعت کے متعلق تعلیم دی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی4 ستمبر2019 تاریخ ترسیل7 اکتوبر2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ چمڑے کی صنعت بحران کا شکار ہے۔گزشتہ مالی سال 18-2017 کے مقابلہ میں 19-2018میں تیار چمڑے کی برآمدات میں 23.61 فیصد اور چمڑے کی مصنوعات کی برآمدات میں 7.12 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔

(ب) حکومت نے چمڑے کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں:

۔انسٹیٹیوٹ ھٰذہ چمڑے کی صنعت سے منسلک افراد کو بلامعاوضہ تربیتی کورس کروا رہا ہے

۔گورنمنٹ کامیاب نوجوان پروگرام کے تحت ہنرمند افراد کو قرضہ فراہم کر رہی ہے

۔حکومتی کاوشوں سے انڈونیشیا نے چمڑے کی مصنوعات کی درآمدات پر ڈیوٹی ختم کر دی ہے

۔حکومت مختلف ممالک سے بلا معاوضہ تجارتی معاہدے کرنے کی کوششوں میں مصروف عمل ہے

۔حکومت نے کئی سالوں سے واجب الادا GST برآمد کندگان کو ادا کر دیا ہے

۔حکومت نے صنعتوں کو بجلی کے بلا تعطل فراہمی کو یقینی بنایا ہے

۔چمڑے کی صنعت کے فروغ کیلئے قصور میں ایک ادارہ بنایا گیا ہے جس میں مختلف کورسز کا اجراء کر دیا گیا ہے۔

(ج) ٹیوٹا کے زیر انتظام تین (03)ادارے جو کہ گوجرانوالہ اور قصور میں ہیں ان میں چمڑے کی صنعت کے متعلق تعلیم و تربیت دی جاتی ہے جس کی تفصیل (تتیمہ "الف")ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب15نومبر 2019)

صوبہ بھر میں انڈسٹریل اسٹیٹس کی تعداد اور اراضی سے متعلقہ تفصیلات

826: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیاوزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)انڈسٹریل اسٹیٹس میں صنعتی یونٹس لگانے کے لئے کیا حکمت عملی مرتب کی ہے؟

(ب)پنجاب میں کتنی انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں اور ہر اسٹیٹس کی کل اراضی کتنی ہے۔

(ج)ان انڈسٹریل اسٹیٹس میں بجلی کی سستے نرخوں پر فراہمی کے لئے کیا طریقہ کار مرتب کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی 12 ستمبر 2019 تاریخ ترسیل 25 اکتوبر 2019)

جواب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

(الف) سمال انڈسٹریزا سٹیٹس میں صنعتی یونٹس لگانے کیلئے مندرجہ ذیل حکمت عملی اختیار کی گئی ہے۔

1۔پنجاب کے بڑوں شہروں میں بنائی گئی سمال انڈسٹریز ا سٹیٹس میں پلاٹس "پہلے آئے اور پہلے پائے" کی بنیاد پر آسان اقساط میں الاٹ کئے جاتے ہیں۔

2۔سمال انڈسٹریز ا سٹیٹس میں بجلی ،پانی ،سڑکیں، سیوریج ، گیس وغیرہ جیسی بنیادی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔

3۔درخواست دہندہ کوضروری کاغذی / دفتری کاروائی اور تمام واجبات کی ادائیگی کے بعدپلاٹ کاقبضہ دے دیاجاتاہے۔

4۔پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے منظورشدہ تعمیراتی قانون کے تحت درخواست دہندہ کوفیکٹری کی عمارت تعمیر کرنے کی اجازت دے دی جاتی ہے۔

پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس کے زیر انتظام تین اسٹیٹس کو سپیشل اکنامک زون کا درجہ دیا گیا ہے۔مزید برآن سہولیات کی یقینی فراہمی اور جدید انفراسٹرکچر کی حامل یہ انڈسٹریل اسٹیٹس سرمایہ کاری کے لیے موزون ترین ہیں۔جبکہ سندر، ملتان اور قائد اعظم انڈسٹریل اسٹیٹس پہلے ہی آباد ہو چکی ہیں۔

(ب) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس کے زیر انتظام آپریشنل اسٹیٹس کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

سندر انڈسٹریل اسٹیٹ 1763 ایکڑ

ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ 1410ایکڑ

قائد اعظم انڈسٹریل اسٹیٹ 565ایکڑ

رحیم یار خان انڈسٹریل اسٹیٹ 456ایکڑ

بھلوال انڈسٹریل اسٹیٹ 427ایکڑ

وہاری نڈسٹریل اسٹیٹ 277 ایکڑ

قائد اعظم اپیرل پارک(شیخوپورہ)1536ایکڑ(زیر تعمیر)

بہاولپور انڈسٹریل اسٹیٹ500ایکڑ (زیر تعمیر)

(ج) انڈسٹریل اسٹیٹس میں بجلی واپڈا کے سٹینڈرڈ ریٹس پر مہیا کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 نومبر 2019)

لاہور

مورخہ 20 نومبر 2019

عنایت اللہ لک

قائم مقام سیکرٹری